قرآن کا حکم ہے اعلان کریں کہ ہم اسلام پر مضبوطی سے قائم ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍اپریل ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

بیماری ابھی دور نہیں ہوئی اور ضعف کچھ زیادہ ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے دعائیں جاری رکھیں۔

ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہم قرآن کریم کی ہدایت کو مضبوطی سے پکڑے رہیں۔ میں نے کئی بار بتایا ہے کہ محض چند ایک موٹے موٹے احکام ہی نہیں جو ایک مسلمان کی زندگی کا احاطہ کئے ہوئے اور ایک مسلمان کو مسلمان بنانے والے ہیں بلکہ قرآن کریم نے ہماری تمام قوتوں اور استعدادوں کے متعلق ہدایات دی ہیں اور ان کے دائرے مقرر کئے ہیں اور ان کی سرحدیں اور حدود قائم کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ان مقرر کردہ سرحدوں کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سرحد کے قریب جانے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ بعض دفعہ غلطی سے انسان کا پاؤں سرحد کی دوسری طرف چلا جاتا ہے اور اس کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (اٰلِ عمران: ۲۰) بعثتِ نبوی کے بعد (صلی اللہ علیہ وسلم) دین تو اب ایک ہی رہ گیا جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کہہ کر اس آیت میں پکارا ہے اور کوئی اس کے علاوہ دین نہیں، کوئی ایسی ہدایت جو قرآن کریم سے متضاد ہو یا اس سے

مخالف ہو یا اس سے مختلف ہو ایسی نہیں جو انسان کو ان راہوں کی طرف ہدایت دے سکے جو راہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جانے والی ہیں۔ اس اعتقاد پر ہم احمدی کھڑے کئے گئے ہیں اور اس اعتقاد پر ہم احمدی قائم ہیں کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۂ زمر میں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔ (الزمر:۱۲)

قرآن کریم کا ہر حکم ایسا ہے کہ جس کے پہلے مخاطب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور چونکہ ہمیں آپ کے اسوہ کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے مسلمان جو ہیں، جہاں بھی ہیں، جب بھی تھے، جب بھی ہوں گے۔ ہر مسلمان جو ہے اس کو ہر حکم مخاطب کرتا ہے کہ ''تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت صرف اسی کے لئے مخصوص کردوں۔

اس آیت میں دو چیزیں واضح طور پر بیان ہوئی ہیں۔

ایک یہ کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے۔ دوسرے یہ کہ عبادت کے معنی اسلام میں بڑے وسیع ہیں۔ عبادت کے معنی یہ ہیں مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ کہ اطاعت صرف اسی کے لئے مخصوص کردوں یعنی قرآن کریم کے ہر حکم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوئی۔ قرآن کریم کہتا ہے مثلاً کسی پر بدظنی نہ کرو یہ حکم ہے اللہ تعالیٰ کا جو شخص بدظنی اس لئے نہیں کرتا اس نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے شرط بن گئی۔

وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ (الزمر:۱۳) اور مجھے صرف یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں اطاعت صرف اسی کے لئے مخصوص کردوں بلکہ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے دائرہ استعداد میں جو شرف اور مرتبہ اسلام انسان کے لئے لے کر آیا اپنے دائرۂ استعداد میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاؤں اور ایک ارفع مقام کو حاصل کروں۔ سب سے ارفع مقام تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور مسلمین کے آپ خاتم ہیں اور آپ ہی حقیقی معنی میں اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ہیں اس کے معنی پہلوں نے بھی یہی کئے ہیں کہ زمانہ کے لحاظ سے نہیں بلکہ شرف اور مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے اسلام میں اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رفعت حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ہوئی تو فرمایا:-
وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں۔

چونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاحیت اور استعداد نوع انسانی میں سب سے بڑی تھی اور چونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت سے اپنی استعداد اور صلاحیت کو سب سے زیادہ نشوونما دینے میں کامیابی حاصل کی اس لئے آپ سب سے بلند مقام پر چلے گئے لیکن اسوہ حسنہ کی پیروی اس بات میں یہ نہیں کہ ہم اس مقام تک پہنچیں جہاں تک ہم پہنچ ہی نہیں سکتے متضاد ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کریم کی نگاہ میں جو مقام پایا اس مقام تک کوئی اور انسان نہیں پہنچ سکتا لیکن اس معنی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری قوتوں اور استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کی اور یہ قوتیں اور استعدادیں اور صلاحیتیں انسانوں میں سب سے بڑی تھیں۔ اس لئے اسوہ یہ بنے گا کہ جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے ہر انسان یہ کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی قوت اور صلاحیت اس کو دی ہے اس دائرہ استعداد میں وہ جتنا اونچا جاسکتا ہے وہ جائے اور کسی کوتاہی اور غفلت کے نتیجہ میں وہ ایسا نہ ہو کہ جس مقام پر اللہ تعالیٰ کی عطا اسے پہنچانا چاہتی تھی اس مقام سے وہ نیچے گرا رہے۔

پھر یہ کئی آیات ہیں اسی ترتیب سے میں ان کو لے رہا ہوں۔ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۔ (الزمر:۱۴) کہہ کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ اعلان کیا اور ہر مخلص مسلم کو بھی یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ ہمارا رب کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو خالص کرو۔ اس طرح پر کہ اطاعت اس کے لئے خالص ہو جائے اور اسلام کے سب حکموں کی پیروی کرو۔ وہ ایک ہی راستہ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی طرف جو لے جانے والا ہے یعنی دینِ اسلام، اس پر گامزن رہو۔ تو یہاں یہ فرمایا کہ اگر میں نافرمانی کروں اور اس راہ کو چھوڑ دوں اور اس کی بجائے دیگر راہوں کی تلاش

میں لگا رہوں یا دیگر راہوں پر گامزن ہو جاؤں۔ تو وہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی نہیں ہوں گی۔

اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ میں یہ ڈرتا ہوں کہ اگر میں ایسا کروں تو اللہ تعالیٰ بڑے دن کے عذاب میں مجھے مبتلا کرے گا۔ ہر مومن، مسلم کے دل میں یہ خوف یہ خشیت موجود رہنی چاہیئے۔

پندرھویں آیت اس سورت (سورۃ الزمر) کی یہ ہے۔ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ چونکہ میرے دل میں یہ خشیت ہے کہ اگر میں نے اسلام کو چھوڑا تو خدا تعالیٰ کا عذاب مجھ پر نازل ہوگا۔ اس لئے یہ اعلان کر دے کہ میں خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر کہہ دے کہ میں اللہ کی عبادت اطاعت کو صرف اس کے لئے وابستہ کرتے ہوئے کرتا ہوں۔ اسلام کیا، اسلام کے کسی حکم کو بھی میں چھوڑ نہیں سکتا۔ اسلام پر پختگی کے ساتھ میں قائم ہوں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اسلام کے لانے والے، اسلام کو پھیلانے والے، اسلام کو بتانے والے، اسلام کی تفسیر کرنے والے، اسلام پر چل کر ایک اسوہ قائم کرنے والے ہیں۔ بنی نوع کے لئے لیکن ہر انسان کو امت میں سے کہا گیا ہے کہ یہ اعلان کرو کہ دنیوی طاقتیں اگر ہمیں اسلام سے پرے ہٹانے کا سارا زور بھی لگا دیں گی تو ہم اسلام کا جو راستہ ہے جو ہدایت ہے جو تعلیم ہے اور جو یہ عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہماری قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کے لئے سامان پیدا کرنے کے لئے، ہم اس راہ سے کسی خوف سے یا کسی ڈر سے یا کسی لالچ سے ادھر ادھر نہیں جائیں گے۔ ہم اس کے اوپر مضبوطی سے قائم ہیں۔ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ (الزمر:۱۵) کہہ دے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کو صرف اس کے لئے وابستہ کرتے ہوئے کرتا ہوں۔

قرآن کریم ہماری ایک ایسی شریعت ہے، ایک ایسی تعلیم، ایک ایسا دین جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود اس میں فرمایا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المائدۃ:۴) آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا۔ میں نے کہا تھا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ اس لئے کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ یہ دینِ اسلام کامل ہو گیا۔ اس لئے نہیں کہ تمہیں تکلیف میں

ڈالے۔ اَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ (المائدة:۴) اس لئے کہ تمہارے اوپر میری نعمتوں کی انتہا ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں یہ ہو کہ میں تم سے راضی ہو جاؤں۔ میں نے تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کیا۔ اس پر چلو گے میں تمہیں پسند کرنے لگ جاؤں گا۔

قُلۡ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ کہہ دو پکار کے ساری دنیا کے سامنے کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ (الزمر:۱۵) اس لئے سن لو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت، اطاعت کو صرف اس لئے وابستہ کرتے ہوئے کرتا ہوں۔ فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ (الزمر:۱۶) باقی رہے تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی چاہو تم عبادت کرو۔ میں مکلّف نہیں ہوں اس بات کا کہ تمہیں بھی پکڑ کے باندھ کے دینِ اسلام کی طرف لے کے آؤں۔ جس طرح دنیا کی کوئی طاقت مجھے (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان ہے) اور پھر ہر امتی کی طرف سے، ہر وہ جاں نثار جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی ہے، ہر وہ شخص جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی زندگی گزار رہا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میں تو اس راہ کو نہیں چھوڑوں گا جس راہ پر مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم نظر آتے ہیں۔ تم جو مرضی کرتے رہو اور جس کی چاہو عبادت کرو لیکن ایک بات سن لو کہ پوری طرح گھاٹے میں پڑنے والے لوگ وہی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو بھی اور اپنے رشتہ داروں کو بھی قیامت کے دن گھاٹے میں ڈالا اور اچھی طرح یاد رکھو کہ قیامت کے دن گھاٹے میں پڑنا، یہ کھلا کھلا گھاٹا ہے اور اس سے زیادہ کسی کو نقصان اور گھاٹا پڑ نہیں سکتا اور اس سے بڑا عذاب کوئی ہو نہیں سکتا اور اس سے بڑا کوئی دکھ نہیں کہ خدا تعالیٰ سے انسان دور ہو جائے۔

اِنَّ الدِّيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ خدا تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے۔ اسلام کے علاوہ اور کوئی دین نہیں اور ہم احمدی اپنے دین پر قائم ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس راستہ سے ہٹا نہیں سکتی۔ زبردستی کر کے نمازیں نہیں چھڑوا سکتی۔ ہم سے روزے نہیں چھڑوا سکتی نیز دیگر جو سات سو احکام ہیں انہیں نہیں چھڑوا سکتی اور وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا (اٰلِ عمران:۸۶) جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین پسند کرے گا وہ اپنے لئے یا کسی

اور کے لئے فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡهُ (اٰلِ عمران:۸۶) دینِ اسلام کے سوا کوئی اور دین خدا تعالیٰ کو مقبول نہیں ہے، پسندیدہ نہیں ہے۔ وَ هُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ (اٰلِ عمران:۸۶) اور وہ قیامت کے دن گھاٹے میں پڑے گا۔

تو یہ ایک حقیقت ہے جسے قرآن کریم نے متعدد جگہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آج میں نے ایک اقتباس (چند آیتیں اوپر نیچے اکٹھی آئی ہیں) لیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو جو اور بھی روشنی ڈالی گئی ہے اس مضمون پر قرآن کریم میں وہ پھر اگلے خطبے میں بیان کر دوں گا۔ آج کے لئے تو اتنا ہی کر سکا ہوں۔ بڑا ضعف محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

یہ یاد رکھو دینِ اسلام کے علاوہ کوئی دین نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس چیز کو آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل کیا یعنی خالص دین، یہ بدعات سے پاک دین، قرآن کریم کی تعلیم قرآن کریم کی عظمت قرآن کریم کی رفعت قرآن کریم کی وسعت جو ہماری دنیا کے سمندروں سے بھی زیادہ ہے، اس حقیقت کو آپ نے پایا ہے۔ دنیا کی لالچ یا دنیا کا ڈر ہمیں اس مقام سے، اس راہ سے پرے نہیں ہٹا سکتا لیکن اپنی کوشش کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے رہنا چاہیئے کہ اس کی مدد کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ہم کچھ بھی نہیں، ذرّہِ ناچیز جو ہماری جوتی کے تلوے میں لگا ہوا ہے وہ بھی حیثیت ہماری نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہمارے شامل حال نہ ہو اور اگر شاملِ حال ہو تو ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقام کو سمجھنے اور اس حقیقت کو سمجھنے کہ اِنَّ الدِّيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۵ر مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳ تا ۶)

۞۞۞